Lesson 4: Ale Imraan (Ayaat 33 - 44): Day 136 سُوْرَۃُآلِ عِمْرَان کی تفسیر

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ
عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ
عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾

تو پروردگار نے اس کو پسندیدگی کے ساتھ قبول فرمایا اور اسے اچھی طرح پرورش کیا اور زکریا کو اس کا متکفل بنایا زکریا جب کبھی عبادت گاہ میں اس کے پاس جاتے تو اس کے پاس کھانا پاتے (یہ کیفیت دیکھ کر ایک دن مریم سے) پوچھنے لگے کہ مریم یہ کھانا تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے وہ بولیں خدا کے ہاں سے (آتا ہے) بیشک خدا جسے چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے ﴿۳۷﴾

اتنی تمہید تھی۔ بہت پیار سے وہ عورت اپنے بچّے کو اللہ کے دین کے لئے پیش کرتی ہے۔

کیا پتا چلا؟ کہ قبول وہی چیزیں ہوتی ہیں جو پیار سے دی جائیں۔ اللہ کے راستے میں اس طرح چیز پیش کریں کہ ہمارے جذبے اور ہماری محبتیں اُس کے ساتھ ہوں۔ اللہ بہترین سُننے اور جاننے والا ہے۔ وہ آپ کا نیک نیّت سے اور خلوص سے کیا ہوا کام قبول کرتا ہے۔ "اُس کو پروان چڑھایا بہترین طریقے سے" ہمارے کرنے کا کیا کام ہے؟

بچے کی خواہش ہی اس لئے کریں کہ اللہ کے دین کی خدمت کرے گا۔ اسلام کا داعی بنے گا۔

اسلام کا سپاہی، اس مشن کا راہی بنے گا۔

بچوں کو اللہ کی حفاظت میں دیں۔ اُن کے لئے دعائیں کریں۔ اللہ اُن کو محفوظ کر لے گا۔

بن باپ کی بچّی بہترین پروان چڑھ رہی ہے۔ اللہ پر ڈال دیں۔ اللہ آپ کے معاملات کو سنوار دے گا۔ بچوں کو ہر بات پر دوائی نہ دیں۔ ایمان زیادہ قیمتی ہے۔ اس کا خیال رکھیں۔

زکریا کو اس کا متکفل بنایا۔۔ زکریاؑ مریمؑ کے خالو تھے۔ اُس زمانے میں یہ عام بات تھی کہ بچے کو کسی اور کی کفالت یا تربیت میں دیا جاتا تھا۔

بی بی مریمؑ ایک نیک باپ کی بیٹی تھیں تو سب کی خواہش تھی کہ وہ اس بچی کی کفالت کریں۔ پھر قرعہ اندازی ہوئی اور زکریاؑ کے نام کا قُرعہ نکلا۔ ایک حدیثؐ کے مطابق ماں کے بعد بہترن نعم البدل خالہ ہوتی ہے۔ اور باپ کے بعد چچا۔ زکریاؑ نبیؑ تھے اور ان کو کاہنِ اعظم یعنی بڑے پادری، یا آجکل کے مطابق بڑے مولوی صاحب یا سب سے بڑے امام صاحب کہہ سکتے ہیں۔

عبادت گاہ میں بی بی مریمؑ کے لئے ایک حجرہ بنا دیا گیا۔ یہاں سے دیکھیں کہ بی بی مریمؑ کی وجہ سے عورتوں کو بھی عبادت گاہوں میں جانے کی اجازت مل گئی۔

مسلمان عورت کے لئے بازار اور بیوٹی پارلر تو کھلے ہیں لیکن بعض اوقات مسجد کی اجازت نہیں۔

پھر زکریاؑ نے دیکھا کہ بی بی مریمؑ کے پاس بے موسم کے پھل ہوتے ہیں۔ وہ حیران ہوئے؛

زکریا جب کبھی عبادت گاہ میں اس کے پاس جاتے تو اس کے پاس کھانا پاتے (یہ کیفیت دیکھ کر ایک دن مریم سے) پوچھنے لگے کہ مریم یہ کھانا تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے وہ بولیں خدا کے ہاں سے (آتا ہے) بیشک خدا جسے چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہاں رزّق سے مراد علمی صحیفے ہیں لیکن ہم اگر رزّق سے اللہ کا فضل ہی لے لیں۔ تو اللہ جس کو جو چاہتا ہے عطا کر سکتا ہے۔

یہاں لفظ محراب کو دیکھیں۔ ح ر ب۔ وہ جگہ جہاں انسان اپنے نفس / شیطان سے جنگ کرتا ہے۔ یعنی عبادت گاہ۔ جب انسان جوانی میں اپنے آپ کو عبادت میں لگا دے تو بعض اوقات اکیلا اور تنہا ہوتا ہے تو اُسے اپنی تنہائی کی بھی حفاظت کرنی چاہیئے۔

جب آپ تنہا ہوں تو اپنا خاص خیال رکھیں کہ کہ لوگوں کے سامنے تو ہم نیک بن جاتے ہیں لیکن جب ہمیں کوئی نہیں دیکھ رہا تو ہم کیسے ہیں؟

بی بی مریمؑ کنواری لڑکیوں کے لئے ایک مثال ہیں۔ ایک بہترین نمونہ ہیں۔

انہوں نے اپنے آپ کو اللہ کے لئے خالص کیا تو اللہ وہ دیتا ہے جو ہم مانگتے ہیں اور وہ بھی جو ہم نہیں مانگتے ہیں۔ اللہ غیب سے ہمارے لئے انتظامات کر دیتا ہے۔

اَب جب زکریاؑ نے پوچھا یہ کہاں سے آیا تو بہت عاجزی سے بولیں اللہ نے عطا کیا ہے۔ کوئی فخر یا غرور کا اظہار نہیں کیا۔ ایک موقع پر فاطمہؓ نے بھی یہی فرمایا۔ خود بھی بھوکی تھیں اور اللہ کے نبیؐ بھی۔ فاطمہؓ کو کسی نے کھانا بھیجا تو انہوں نے اللہ کے نبیؐ کو بھیج دیا۔ انہوںؐ نے پوچھا فاطمہ یہ کہاں سے آیا تو انہوں نے یہی جواب دیا۔

آپ اللہ کے کام میں خلوصِ نیت سے لگ جائیں۔ اللہ آپ کے لئے غیب سے انتظامات فرما دے گا۔
لیکن دِل میں لالچ نہ رکھیں کہ میں اللہ کے کام کر رہی ہوں۔ اب اللہ میرے کام کرے۔

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ

﴿۳۸﴾ اس وقت زکریا نے اپنے پروردگار سے دعا کی (اور) کہا کہ پروردگار مجھے اپنی جناب سے اولاد صالح عطا فرما تو بے شک دعا سننے (اور قبول کرنے) والا ہے ﴿۳۸﴾

پہلی بات تو یہ دیکھیں، جہاں کوئی نیکی ہوتی ہے تو وہاں دعا قبول ہوتی ہے۔ تو جہاں کہیں نیکی کا کام کریں۔ قرآن پڑھیں فوراً جلدی سے وہیں دعا مانگ لیں۔ قرآن کی کلاس ختم ہو تو پہلے فوراً دُعا مانگ لیں۔ ایک حدیث کا خلاصہ ہے کہ جس کو قرآن پڑھنے نے دعا سے روکا، اُس کی دلی دعائیں اللہ قبول کرتا ہے۔

ایک اور بات یہاں یہ دیکھیں کہ زکریاؑ نے مریمؑ کی بات سُن کر خود اللہ سے دُعا کی۔ اپنے لئے خود دُعا کیا کریں۔ اللہ سے اپنا تعلق قائم کریں۔ اللہ سے دِل کی باتیں کیا کریں۔

کبھی کبھار دوسروں سے کہنا ٹھیک ہے کہ ہمارے لئے دعا کر دیں لیکن یہ روٹین نہ بنا لیں کہ کسی کو کھانا کھلایا پھر اُن سے کہا اب آپ ہمارے لئے دعا کریں۔

ڈائریکٹ اللہ سے بات کریں۔ حضرت زکریاؑ نے بجائے کرید کرید کر سوال کرنے کے اللہ سے مانگا۔ اَب دیکھیں کہ زکریاؑ نبیؑ تھے ان کو الہام نہیں ہُوا کہ کب کیا ہوتا ہے۔ انہوں نے اللہ کے سامنے اپنی درخواست پیش کر دی۔ یا اللہ میرے اولاد نہیں ہے۔ آپ مجھے عطا کر دیں۔ ہمارے لئے سبق ہے کہ اللہ سے مانگیں۔ زکریاؑ نے اولاد مانگی۔ اولاد کی طلب اور خواہش فطری خواہش ہے۔

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً .. اولاد اللہ کی نعمت ہے۔ اللہ کا نظام اپنے ہاتھ میں نہ لیں۔

بعض لوگ نوکری، پڑھائی اور سیٹ ہو جائیں جیسی باتیں کر کے اولاد نہیں لینا چاہتے۔ ایسا کچھ نہ کریں۔ اللہ پر توکّل کریں۔ اپنے معاملات کو اللہ کے حوالے کریں۔

جو لوگ اولاد کی نعمت پانا چاہتے ہیں۔ وہ یہ دُعا کریں۔ اور اللہ سے اولاد مانگیں۔

ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُۥ زَكَرِيَّآ (٢) إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُۥ نِدَآءً خَفِيًّا (٣) قَالَ رَبِّ إِنِّى وَهَنَ ٱلْعَظْمُ مِنِّى وَٱشْتَعَلَ ٱلرَّأْسُ شَيْبًا وَلَمْ أَكُنۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا (٤) وَإِنِّى خِفْتُ ٱلْمَوَٰلِىَ مِن وَرَآءِى وَكَانَتِ ٱمْرَأَتِى عَاقِرًا فَهَبْ لِى مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا (٥) يَرِثُنِى وَيَرِثُ مِنْ ءَالِ يَعْقُوبَ ۖ وَٱجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا (٦)

یہ تیرے رب کی مہربانی کا ذکر ہے جو اس کے بندے زکریا پر ہوئی (٢) جب اس نے اپنے رب کو خفیہ آواز سے پکارا (٣) کہا اے میرے رب میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اور سر میں بڑھاپا چمکنے لگا ہے اور میرے رب تجھ سے مانگ کر میں کبھی محروم نہیں ہوا (٤) اور بے شک میں اپنے بعد اپنے رشتہ داروں سے ڈرتا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے پس تو اپنے ہاں سے ایک وارث عطا کر (٥) جو میرا اور یعقوب کے خاندان کا بھی وارث ہو اور میرے رب اسے پسندیدہ بنا (٦) سورۂ مریم: 2 -6

یا اللہ میں بہت کمزور ہوں۔ یا اللہ میں تیری رحمت سے نا اُمید نہیں ہوں۔ چُپکے سے دُعا مانگی۔

اپنے بچوں کے لئے یہ دُعا مانگا کریں۔ یا اللہ تو میری اولاد سے راضی ہو جا۔

<u>ہمارے لئے سبق</u>: اللہ سے مانگیں۔ یقین اور اُمید سے مانگیں۔ اسباب پر نظر نہ رکھیں۔ اللہ کی رحمت اور قُدرت پر بھروسہ کریں۔ کبھی مایوس نہ ہوں۔ نیک اولاد مانگیں تا کہ آپکے لئے صدقۂ جاریہ ہو۔

فَنَادَتۡهُ الۡمَلٰٓـئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّىۡ فِى الۡمِحۡرَابِۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحۡيٰى مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوۡرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۳۹﴾ وہ ابھی عبادت گاہ میں کھڑے نماز ہی پڑھ رہے تھے کہ فرشتوں نے آواز دی کہ (زکریا) خدا تمہیں یحییٰ کی بشارت دیتا ہے جو خدا کے فیض یعنی (عیسیٰ) کی تصدیق کریں گے اور سردار ہوں گے اور عورتوں سے رغبت نہ رکھنے والے اور (خدا کے) پیغمبر (یعنی) نیکوکاروں میں ہوں گے۔

اب دیکھیں کہ زکریاؑ دعا مانگ کر کچھ اور نہیں کرنے لگے بلکہ نفل پڑھ رہے ہیں۔ بیٹے کی بشارت مل گئی اور اللہ نے نام بھی رکھ دیا۔ حی سے یحییٰ یعنی زندگی والا۔ مُصَدِّقًۢا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ اور یہ عیسیٰؑ کی تصدیق کرینگے۔ عیسیٰؑ اور یحییٰؑ کی عمر میں تین مہینے کا فرق تھا۔ اور سردار ہوں گے۔

اللہ اِن کی عزّت عطا فرمائے گا۔ وَّحَصُوۡرًا اور ہونگے۔ حصار سے ہے۔ عورتوں سے رغبت نہ رکھنے والے نفس پے قابو پانے والا ہو گا۔ پیغمبر (یعنی) نیکوکاروں میں ہوں گے۔

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ غُلٰمٌ وَّقَدۡ بَلَغَنِىَ الۡكِبَرُ وَامۡرَاَتِىۡ عَاقِرٌ‌ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفۡعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۴۰﴾ زکریا نے کہا اے پروردگار میرے ہاں لڑکا کیونکر پیدا ہوگا کہ میں تو بڈھا ہو گیا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے خدا نے فرمایا اسی طرح خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

اب دیکھیں کہ زکریاؑ بھی انسان تھے۔ ایک دم بول اُٹھے میرے بیٹا کیسے ہو گا۔ میں تو بوڑھا ہوں میری بیوی بانجھ ہے۔ ہمارے ساتھ بھی کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے ہم کچھ مانگتے ہیں اور فوراً ہو جاتا ہے۔ اللہ کو اسباب کی ضرورت نہیں۔ اللہ جو چاہے وہی ہو جاتا ہے۔

قَالَ رَبِّ اجۡعَلۡ لِّیۡۤ اٰیَۃً ؕ قَالَ اٰیَتُکَ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ اِلَّا رَمۡزًا ؕ وَاذۡکُرۡ رَّبَّکَ کَثِیۡرًا وَّسَبِّحۡ بِالۡعَشِیِّ وَالۡاِبۡکَارِ ﴿۴۱﴾ زکریا نے کہا کہ پروردگار (میرے لیے) کوئی نشانی مقرر فرما خدا نے فرمایا نشانی یہ ہے کہ تم لوگوں سے تین دن اشارے کے سوا بات نہ کر سکو گے تو (ان دنوں میں) اپنے پروردگار کی کثرت سے یاد اور صبح وشام اس کی تسبیح کرنا۔

زکریاؑ نے خوشی سے فرمایا یااللہ میرے لئے کوئی نشانی مقرر کر دیں۔ "فرمایا نشانی یہ ہے کہ تم لوگوں سے تین دن اشارے کے سوا بات نہ کر سکو گے"۔

پھر فرمایا گیا کہ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا۔ اللہ کا ذِکر کرتے رہنا۔ "اپنے پروردگار کی کثرت سے یاد اور صبح وشام اس کی تسبیح کرنا"۔ ہم کیسے شکر ادا کرتے ہیں؟

اللہ کا ذِکر کریں۔ اللہ کا شُکر ادا کریں۔

حدیث اللہ کے نبیؐ نے فرمایا جب تیرے اندر حیا نہ رہے تو جو چاہے کر۔

آج اس دور میں بچے کی پیدائش سے پہلے سے لے کر بعد تک خوب شور مچایا جاتا ہے۔ بچوں تک کو سب باتیں پتا ہوتی ہیں۔ کوئی شرم محسوس نہیں کی جاتی۔

بہت زیادہ نعمت کا اظہار یا شو آف بھی مناسب نہیں ہے۔ بعض اوقات نعمت ملتی نہیں یا نظر بھی لگ جاتی ہے۔ بے بی شاور Baby Shower آج ایک نیا فیشن اور رَسم بن گئی ہے۔ اور کہیں گود بھرائی ہو رہی ہے۔ ہم نے اپنے بچوں کو خود ہی سَر پر چڑھا لیا ہے۔

نعمتوں کے معاملے میں ہمارا رویہ، ذِکر، شُکر اور تسبیح والا ہونا چاہیئے۔

وَإِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ

﴿۴۲﴾ اور جب فرشتوں نے (مریم سے) کہا کہ مریم! خدا نے تم کو برگزیدہ کیا ہے اور پاک بنایا ہے اور جہان کی عورتوں میں منتخب کیا ہے۔

بی بی مریمؑ کی جوانی کا تذکرہ ہے۔ تم چُنی گئی۔ اب بی بی مریمؑ کے بالغ ہونے کے بعد ایک دِن فرشتہ اِن کے پاس آیا۔ پاک بیٹیاں وہی ہیں جو اپنے نفس پر قابو رکھتی ہیں۔ پھر اللہ کی مدد آتی ہے۔ پھر فرشتے مدد کرتے ہیں۔ اللہ عورتوں کو بھی چُنتا ہے۔ مریمؑ سے فرمایا گیا کہ؛

خدا نے تم کو برگزیدہ کیا ہے اور پاک بنایا ہے اور جہان کی عورتوں میں منتخب کیا ہے۔

باجماعت نماز کا تذکرہ ہے۔ جب آپ کو اللہ چُن لے تو عبادت زیادہ ہو جانی چاہیئے۔

يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ مریم اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کرنا اور سجدہ کرنا اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرنا۔

مریمؑ کو عبادت کا حکم دیا گیا۔ ہم بھی اِس آیت سے یہی سبق لیں۔ کہ اللہ کو راضی کریں۔ عبادت میں دِل لگائیں۔

ذٰلِكَ مِنْ أَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ إِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُوْنَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾

(اے محمد ﷺ) یہ باتیں اخبار غیب میں سے ہیں جو ہم تمہارے پاس بھیجتے ہیں اور جب وہ لوگ

اپنے قلم (بطور قرعہ) ڈال رہے تھے کہ مریم کا متکفل کون بنے تو تم ان کے پاس نہیں تھے اور نہ اس وقت ہی ان کے پاس تھے جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے۔

والدین کی زندگی خوبصورت ہو تو والدین کے جانے کے بعد بھی لوگ اُن کی اولاد کا بہترین سبب بنا دینگے۔

اَب باپ کی وفات کے بعد جب مریمؑ پیدا ہوئیں تو ہر کوئی مریمؑ کا کفیل بننا چاہتا تھا۔ سب نے اپنے قلم پانی میں پھینکے، سب قلم پانی کے بہاؤ کے ساتھ بہہ گئے صرف زکریاؑ کا قلم مخالف سمت میں گیا۔

اس طرح زکریاؑ کو مریمؑ کا کفیل بنا دیا گیا۔

یہاں سے ہم سیکھتے ہیں کہ اس طرح کے معاملات میں قرعہ اندازی کی جاسکتی ہے۔

دوسری بات ہم یہ سیکھتے ہیں کہ اللہ کے نبیؑ کو غیب کا علم معلوم نہیں تھا۔

اپنے آپ کو قرآن وسُنّت کے مطابق درست طریقے پر رکھیں۔